

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 139

Track 1

Time 55:57

روحانیت پھونک کا علم نہیں

... بسم اللہ

... تلاوت سورة القران

معزز خوانین محترم حضرات آج کی یہ پر نور منعقد سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث حضور قلندر بابولیا ء کی عرس پر منعقد کی گئی ہے الحمد للہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سعادت نصیب ہوئی اللہ تعالیٰ کے سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور عقیدت کا عکس ہے اور سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ... عربی آیت ... میرے محبوب سے جو بند اس قدر محبت کرتا ہے اللہ اس سے کئی زیادہ اس بند سے محبت کرتا ہے اولیاء اللہ کی یہ فہرست ہے اور اسی طرح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جب نظر پڑھتی ہے تو وہاں بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو تی ہے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کے آئے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ کائنات میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا نظام قائم کیا ہے وہاں کہ اس نظام کو ہم گروہی نظام کہہ سکتے ہیں پیغمبروں کی اتنی بڑی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار اس طرف وضع شنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف فکر کے سامنے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر تشریف لائے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی طرف فکر طرف تعلیم کو عام کر کے لئے کائنات میں پھیلا ہے کہ لئے اولیاء اللہ کا ایک لامتناہی سلسلہ قائم ہے اور قائم رہے گا اور اسی سلسلہ کی بنیاد پر لوگ تو حید آشنا رہے یہ بات بھی ہمارے سامنے ہے کہ علوم سے سلسلہ سے واقف دنیاوی علوم سے متعلق تو ان کے لئے یک کڑی آپ کو نظر آتی ہے فزکس ہے جغرافیہ ہے تاریخ ہے سائنس ہے ہر شمار علوم ہیں کسی بھی حوالہ آپ دیکھیں ہر شمار آہو پیتھک ہے، یونانی طیب ہے، و میو پیتھک ہے یعنی جس طرف بھی آپ غورو فکر کریں گے تو کوئی بھی شے آپ کو کڑی در کڑی ہر شمار زنجیرو میں بندھی ہوئی نظر آئے گی دنیاوی علوم کے حوالہ سے بھی ہم جب فکر کرتے ہیں تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ جب کوئی بھی آدمی کوئی علوم سیکھنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پل ہے

وسائل موجود ہوتے ہیں مثلاً یہ کہ آپ کوئی بھی ڈاکٹری پڑھنا چاہیں تو آپ جو ایک استاد کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور لامتناہی سلسلہ رہتا ہے تو اسی صورت میں جب علوم کی کوشش نہیں کرتے اور علوم کے اندر تفرک کرتے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ علوم کی دو طرزیں ایسی ہیں تو ان میں علوم شاخ در شاخ نکل کر کبھی کبھی سائنسی علوم بن جاتا ہے تو یہ علم کے جو دو رخ ہیں وہ اس طرح ہے جو دنیا کے علوم میں اس کو ہم ظاہری علوم کہہ سکتے ہیں اور ایک باطنی علوم جن کو ہم باطنی علوم کہتے ہیں تو ظاہری علوم ہون یا باطنی علوم ہون دونوں کے ترجمہ سیکھنا شاید کا ہونا اساتذہ کا ہونا ضروری ہے بڑی عجیب غمگین صورت حال یہ ہے دنیا میں کہ جب ہم دنیاوی علوم کا تذکرہ کرتے ہیں تو ہمارے ذہن میں سارا سال کا وقفہ خود بہ خود آجاتا ہے ہمارے ذہن میں یہ بات بٹی آجاتی ہے کہ دنیاوی علوم سیکھنے کے لئے ہمیں اطلاع ہونی چاہیے دنیاوی علوم سیکھنے کے لئے ہم جوبھی کچھ کرتے ہیں اسکول بھی ڈھونڈتے ہیں ہر ترسہ ہر تر اساتذہ کا انتخاب بھی کرتے ہیں لیکن جب روحانی علوم کا تذکرہ آتا ہے تو ہمارے ذہن میں پھونک کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا کہ بھئی کسی صاحب کے پاس بیٹھ جاؤ اور دو پھونک مار دو وہ آدمی جو سب کچھ سیکھ جائے گا وہ ولی اللہ بھی ہو جائے گا اور نہ معلوم کیا کیا ہو جائے گا ایک بات تو یہ بھی تجربہ میں آئی ہے آج میں حساب لگا رہا تھا کہ روحانی سلسلہ میں اور اس روحانی تلاش میں مسجودوں میں بھی گیا علماء اکرام سے بھی فیض حاصل کرنے کی کوشش کی مندروں میں بھی گیا وہ... آواز سمجھ نہیں آئی... اب سوال یہ ہے کہ بتیس کتنے سال ہو گئے پچاسا تو ہو ہی گئے ہوں گے تو پچاس سال کے تجربہ میں یہ بات آئی کہ زبانی طور پر تو ہر آدمی علوم ایک قدم چلتا ہے لیکن جب اس کے سیکھنے کا مثلاً پیش ہو تا ہے یا اس کو حاصل کرنے کی صورت جب پیش آتی ہے تو وہاں اسے قوت عمل ہو جاتا ہے اور وہ کہتا ہے بس پیرو مرشد کی نظر چاہیے بس وہ پھونک مار رہے ہیں تو سارا کام ہو جائے گا تو میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آتی کہ کوئی ایسا مرشد آج تک پیدا نہیں ہوا جس نے یا کوئی ایسا پیرو مرشد پیدا ہو گیا ہو کہ پھونک مار رہی ہو کہ آج پھونک ماری کل وہ وہ

PHD

ہو گیا ہے اے ہو گیا ما سٹر ہو گیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں روحانی کی قدکرامات کو سمجھنے میں کہ روحانیت ایسی ہے روحانیت ویسی ہے لیکن جب سیکھنے کا وقت آتا ہے تو آدمی کے عملی کو قوت ہے میرے کہ حضور قلندر بابا اولیاء نے بھی اپنے مرید پر تین پھونکیں ماری تھیں پہلی پھونک میں یہ ہو گیا، دوسری میں یہ ہو گیا اور تیسری میں یہ ہو گیا تو کیا ضرورت ہے آپ کو ئی سبق پڑھیں اور رو ز رکھیں آپ کیون کنجوسی کرتے ہیں پھونک مار دیں

بس... تو میں نے ان کو یہ لکھا عنوان میں کہ جہاں تک پھونک کا تعلق ہے سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بڑا کوئی روحانی آدمی تو ہوا ہی نہیں ہے۔  
 روحانیت کا یہ عالم ہے کہ چاند کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے ہو جاتے ہیں لیکن جب اسلام پھیلا نہ کا عمل ثابت ہوتا ہے تو کیسی کیسی اذیتیں کیسی کیسی تکلیفیں حضور نے برداشت فرمائیں کبھی بھئی حضور پاکؐ جو چاند کے دو ٹکڑے کر سکتے تھے ایک پھونکِ ادھر مکہ کی طرف مارتے ایک پھونکِ ادھر مکہ کی طرف مارتے سارے مشرکین لوگ مسلمان ہو جاتے پیغمبروں کا آپ دیکھیں حضرت موسیٰ کا کتنی اذیتیں اٹھائیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ساری زندگی پھر تے رہے تو جب ہم تذکرہ کرتے ہیں ان اولیاء اللہ کا قصہ ہے میں نانا تاج الدین کی محفل سجا ئی گئی بیان کی زندگی کے جب واقعات پڑھتے ہیاور ان کے پیرو مرشد کا جب ذکر ہمارے سامنے آتا ہے تو بڑے صاحب رات کو مزار شریف میں داخل ہوتے تھے پوری رات عبادت میں گزار دیتے تھے اور صبح کو بیدار ہو کر پھر حضور قلندر بابا اولیاء کے بارے میں یہ بات تصدیق شد ہے کہ نو سال اپنے نانا کی خدمت میں سپرد رہے اور تربیت حاصل کی اور میں نے ایک دفعہ پوچھا کہ حضور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑا نواز ہے بڑی انعام و اکرامات ہیں آپ کے اوپر آپ نے تو بڑا ریاضت کا جائزہ کیا ہوا تو مجھ سے فرمایا خواجہ صاحب ریاضت اور مجاہد پتا نہیں کیا ہوتی ہے لیکن یہ کہ چالیس سال نیزہ کے عالم میں گزرے ہیں اسوقت یہ نیزہ کا عالم کا مطلب یہ ہے کہ بھوک کے بعد کوئی تکلیف ہے نہ جان ہی نکل جاتی آدمی کی تو حضور قلندر بابا اولیاء... آواز خراب... تو اس وقت کسی کی توجہ ہی نہیں تھیں بات مختصر کرتا ہوں تو یہ کہ آپ سب لوگ یہاں بڑے زوق و شوق سے بڑے عقیدت سے محبت سے اللہ کے محبوب بند رسول اللہ کے عشق میں تشریف لائیں ہیں تو یہ بات ذہن نشین کر کے جائیں کہ کوئی بھی کام بغیر محنت کے بغیر جدوجہد کے بغیر اس حق میں کئے ہوئے ممکن نہیں ہے اور روحانیت کھیل نہیں ہے کہ بس صاحب ایک نگاہ درد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں علامہ اقبال بھی عجیب شاعر کہ گے ہیں وہ اور ہی بالکل پکی مہر لگا گئے بھئی نگاہ پر د مومن سے ہی سب کچھ ہو جاتا ہے تو بھئی پر د نگاہ مومن سے یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک اٹھا رہے انیس سال کا اپنے مرشد کے سامنے پیش ہوئے اٹھا رہے سال پہلے نظر پڑ گئی پیرو مرشد کی بائیس سال خانقاہ کا پانی بھرا جب چالیس سال کی عمر ہوئی تو مرشد نے کہا میاں آپ کا نام کیا ہے انہوں نے کہا میرا نام معین الدین ہے کیا کرتے ہو بھائی آپ کا خادم ہوں پانی بھرتا ہوں خانقاہ کا مہمان آتا ہوں ان کا خدمات کرتا ہوں بھئی کتنے دن ہو گئے آئے ہوئے تو بھئی اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تو کہنے لگے کتنے دن ہو گئے تو کہہ حضور جوان آیا تھا بوڑھا ہو گیا ہوں تو انہوں نے کہا بوڑھا ہو گئے تو ہمارے پاس بیٹھو مطلب یہ ہے کہ بائیس سال کی ریاضت کے بعد خواجہ غریب نواز کو پیر مرشد کی صحبت میں بیٹھنے کی ایجازت ہوئی جب

پیرو مرشد کی صحبت حاصل ہوئی بیٹھ بیٹھ حضرت ارون نے جو فرمایا کہ  
 دل کھول کے معین الدین کیا دیکھا تو انہوں نے کہا سرکار دو انگلیوں کے درمیان  
 اٹھا رہا نزار عالمین کا مشاہد کر تے ہیں سبحان اللہ... سوال یہ ہے کہ اٹھا رہا  
 نزار عالمین کے پیچھے کیا بائیس سال نے ہیں یہ خالی پڑھتے ہیں کہ نظر سے  
 ...تقدیر تو بدل گئی لیکن جس روز وہاں تشریف لے گئے خانقاہ میں پیرو مرشد  
 نے دیکھا نظر پڑ گئی آپ نے سنا ہو گا بڑے پیر صاحب حضرت کے بارے میں ایک  
 چور آیا اس نے گھر میں سب کچھ ڈھونڈا وہاں کچھ نہ میملاجب وہ خالی تھا  
 واپس جا نے لگا تو بڑے صاحب نے فرمایا کہ بھائی ہمیں افسوس ہے کہ تو  
 ہمارے گھر آئے اور خالی تھا جا رہے ہو وہ بھی میزبانی کے اصول کے خلاف  
 بات ہے بھائی اگر تم بڑے جاؤ تو ہمارے پاس جو خزانہ ہے اس میں سے  
 تمہیں کچھ دے دیں چور ٹھہر گئے تو پھر وہ آئے اور کہہ دیا کہ چالیس سال بڑے  
 پیر صاحب کی خدمت میں وہاں حاضر رہا اور گداز مل گیا تو کہتے ہیں کہ  
 بڑے پیر صاحب کے یہاں چور چوری کر نے گیا اور یہ ایسی صورت حال ہے کہ  
 لوگ بھی اس سے واقف ہیں اور ہمارے تجربے میں ہے کہ ہم جب بھی کسی  
 بزرگ کے پاس جاتے ہیں اور اس سے دعا کرتے ہیں کسی بھی کام کے لئے تو وہ  
 کہتا ہے کہ میں نے اللہ سے دعا کی اللہ تعالیٰ کا ایک نظام ہے تجویز کی جو  
 ڈیوٹی ہے دعا کے ساتھ ساتھ آپ تجویز کریں تو کوشش کریں تو انشاء اللہ آپ  
 کاکام ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل آپ کے اوپر عام ہو ننگے وہ بندے کو  
 شش کرتا ہے سال دو سال تین سال چار سال پانچ سال وہ کام ہو جاتا ہے اب  
 یہاں ماشاء اللہ میری اتنی ساری باتیں ہیں میریں بچیاں بیٹھی ہیں آپ خود  
 ہی بتائیں کہ جب بھی اس بزرگ کا تذکرہ آئے گا آپ یہی کہیں گے میاں اس کی  
 دعا لگ گئی ہمیں یہ کبھی نہیں کہیں گے پانچ سال دس سال ہم نے محنت کی  
 ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی بھی کام کو کر نے کے لئے کسی بھی علم کو  
 سیکھنے کے لئے کسی نعمت کو حاصل کر نے کے لئے ضروری ہے کہ انسان جدو  
 جہد کرے اور وقت لگا لے اس میں اللہ تعالیٰ یہ فرما تے ہیں قرآن پاک میں  
 والذین جہا دو... اور وہ لوگ جو خالصتاً للہ... ہمارے لئے جدو جہد کرتے ہیں ہم  
 نے اپنے اوپر لاشم کر لیا کہ ہم اپنے راستوں کی ضرورت دایت بخشہ گئے ہیں  
 مشہود ہے جہد کر و لذین جہا دو فینا... فینا کا مطلب یہ ہے کہ پیچھے ہمارے  
 علاوہ ہم ہی کوئی جدو جہد کا منشاء ہو تا ہے تو آج کی یہ مجلس میں میں  
 آپ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ بھی سیکھنے کے لئے کچھ بھی کام کر نے  
 کے لئے وہ دنیاوی کام ہو محنت کر نی پڑھتی آدمی کو محنت کر نی پڑتی ہے  
 تو آدمی کو اللہ تعالیٰ نتائج عطا فرماتا ہے آپ بیج بو تے ہیں درخت کا اس  
 میں پانی دیتے ہیں لو سے گرمی سے اس کی حفاظت کرتے ہیں نتیجہ اس کے  
 پھل کھاتے ہیں گھر میں روزانہ ہماری باتیں بیٹیاں روٹی پکاتی ہیں اس کے  
 پیچھے مسلسل جدو جہد ہے ہمارے بازار سے آٹا لانا اس آٹے کو صاف کرنا پھر اس  
 آٹے کو گو ندنا پھر آگ جلا نا پھر تونے کے گرم ہو نے کا انتظار کرنا پھر روٹی ڈالنا

پھر روٹی کو محفوظ کرنا پھر جا کے کہیں کہیں ماہ را پیٹ بھرنا تو جب آدمی بغیر محنت کے بغیر جدوجہد کے بغیر وقت لگا کر روٹی نہیں کھا سکتا تو پانی کیسے پیتا ہے جو

Conspat

ہے کی سب کو گزار دے تو جا تا ہے تو جا تا ہے لیکن گزار کے بعد آدمی کو جدوجہد اور کوشش کرنی پڑھتی ہے نانا تا آج الدین کے بارے میں حضور قلندر بابا اولیاء فرمایا کرتے تھے کہ جیسے آدمی پر جو ساڑھے تین ہزار سال کے بعد بیعت ہوئے اور جب محنت ہوئی تو اللہ تعالیٰ کا فضل و انعام عام ہوا سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت سے روح کے لطائف ہو گئے تو ایسی ایسی باتیں منہ میں آئیں جن کی کسی بھی طرح توہین نہیں حضور قلندر بابا اولیاء مجھ سے فرمایا کہ ایک دفعہ میں بیٹھا ہوا تھا نانا کی جھونپڑی کے پاس وہاں بیٹھ کر دیکھا کہ وہاں تھے تو دو خواتین انیسایک کی گود میں بچہ تھا ایک خالی گود تھی تو جس خاتون کی گود میں بچہ نہیں تھا وہاں لگی اور پیرومیں سر رکھ کر بات روئی بات روئی وہ گھبرا گئے کیا ہوا کیا بھئی تو وہ پوچھتے رہے ہوا کیا بتاؤ تو صحیح تو اس نے کہا کہ سرکار ہم دو سیلیاں ہیں ایک سی محلہ میں رہتی ہیں ہم دونوں کی اولاد نہیں تھی ہم دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے ایک سنتے مجھے دیا اور ایک سنتے اسے دیا اور یہ فرمایا آجائے گی تو اس نے تو کھا لیا سنتے اس کو تو اللہ نے بیٹا بھی دیا تو کہنے لگے تو یہ تو کچھ بھی نہیں ہوا تو کہنے لگی میں اپنے نصیب کو رو رہی ہوں تو انہوں نے پوچھا کہ جو تجھے سنتے دیا تھا وہ کیا ہوا تو صاحب میں تو یہی جھونپڑی کے نیچے دبا گئی تھی تو دبانے کا مطلب میں نے سمجھا دنا دو میں تو چھو نیڑی کے نیچے دبا گئی تھی تو انہوں نے کہہ جلدی جا جلدی جا پیچھے دیکھ تو وہ دیکھا تو چھو نیڑی کے نیچے پڑا ہوا تو یہ حضور قلندر بابا اولیاء کا تشنید واقعہ ہوا ایک اور انہوں نے بڑی عجیب بات سنائی کہ جب وہ جا رہے تھے تو ایک جھوم پیچھے ہوتا تھا چلتے چلتے وہ اس طرف گئے تو وہ جھوم بھی اس اسٹیشن کی طرف چلا گیا پلٹ فرم پر ریل کھڑی تھی اس میں جا کر بیٹھ گئے تو وہ سارے کے سارے لوگ اس میں بیٹھ گئے تیس پنتیس آدمی وہ ننگے ریل چل پڑے تو حضور فرماتے ہیں میں بھی ان کے برابر میں بیٹھا ہوا تھا تو ٹکٹ چکر آیا اس نے کہ ٹکٹ اب مجھ سے پوچھا تو میں نے حضور کی طرف اشارہ کر دیا کسی اور سے پوچھا ٹکٹ یعنی جتنے بھی لوگوں سے اس نے ٹکٹ چکر نہ پوچھا ٹکٹ ان سب نے حضرت بابا تاج الدین ناگپوری کی طرف اشارہ کیا تو وہ عاجزی سے ان کے پاس آگیا اب وہ جو تاوتا پڑے نہ بیٹھے ننگے سر رہتے تھے ننگے پیر تو آگے اس نے کہ ٹکٹ تو انہوں نے کہہ بھئی ہم تو سرکاری آدمی ہیں بابا تاج الدین ناگپوری نے فرمایا کہ ہم تو سرکاری آدمی ہیں تو انہوں نے کہہ بھئی سرکاری آدمی ہوں تو پاس دیکھا تو انہوں نے کہہ پاس نہیں ہے تو اس ٹکٹ کوٹر کو

غصہ آگیا تو انہوں نے بڑی آہستہ سے کہہ پو لیس دو چار بندوں نے سنا ہو گا تو  
 وہ گا لیاں بکتا ہوا چلا گیا کہ اس کے باپ کی ہے تو حضور قلندر بابا اولیاء فر  
 ماتے ہیں کہ جب اسٹیشن پر جا کر گاڑی رو کیتو گاڑی جہاں رو کی اور گاڑی  
 کا ڈبہ کا دروازہ تھا وہاں پو لیس تھکڑی لئے کھڑی تھی اب آکر تھکڑے با ندھی  
 اب اس نے کہا کی میرا کوئی تو اس نے کہا بیڈ آفس سے بائی ٹیلی گرام آیا ہے  
 جس کو جہاں بھی ملین جہاں بھی ہو تھکڑی ڈال کر والات میں بند کردو بعد  
 میں دیکھیں گے تصرف کا یہ عالم تھا پھر وہ حیات خان زندہ ہو گئے تو ہم جیسے  
 لوگ جب ایسی شخصیات کے دن مناتے ہیں بلاشبہ اس میں بڑی سعادت ہے  
 بڑی اساعقیدت میں بھی تذکرہ ہے اللہ کے بندوں کا تذکرہ کر نے سے اللہ بھی  
 خوش ہوتا ہے اللہ کے رسول اللہ کی خوشنودی بھی حاصل ہوتی ہے لیکن  
 اس عقیدت کے ساتھ ساتھ ہمارے اندر یہ بند کے علوم کیا تذکرہ کرتے رہے اور  
 نے کہا میں روٹی تو بھوک کا تقاضا اتنا زیادہ بڑھ جائے گا کہ ہو سکتا ہے کہ آپ  
 کا ذہن اسقابل ہی نہ رہے کہ آپ پھر روٹی بھی کھا سکیں یا نہ کھا سکیں تو  
 بالکل یہی تقریباً صورت ہے کہ ہم اولیاء اللہ کے تذکرہ بہت کرتے ہیں انعام  
 و اکرامات بہت بیان کرتے ہیں تعریفیں بہت کرتے ہیں لیکن اس طرف ہمارا  
 ذہن ضرور جانا چاہیے اللہ تعالیٰ نے اس بند کو کس علم کی بدولت سے  
 فضلیت عطا فرمائی ہے بات ہمارے ذہن میں نکل جاتی ہے صورت  
 حال ولی اللہ کے ساتھ جب ہوا تو رسول اللہ کے ساتھ بھی یہی ہو گیا ہر  
 آدمی حضور پاک پر سلام بھیجتا ہے دور بدھیجتا ہے بلاشبہ بہت بڑی سعادت  
 اتنی بڑی سعادت انا اللہ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے فرشتے  
 نبی کریم الصلوٰۃ والسلام پر دور بدھیجتے ہیں اے مسلمانوں تم بھی رسول اللہ  
 پر دور اور سلام پڑھو فضلیت اپنی جگہ ہے لیکن ساتھ ساتھ رسول اللہ کی  
 زندگی کا مقصد ہے جو انہوں نے تبلیغ اسلام میں اذیتیں برداشت کر کے اپنی  
 امت کے سامنے مثال پیش کیں وہ بھی ضروری ہے کہ ہم اس کو بھی حاصل  
 کریں اس کو بھی سیکھیں ہر آدمی رسول اللہ کا میلاد کرتا رہے سلام پڑھتا  
 رہے دور بدھیجتا رہے لیکن اپنے اخلاق کو نہ سنوارے اخلاق حسنہ اس کے اندر  
 منتقل نہ ہو جھوٹ بولے غیبت کرے لوگوں کی دل آزاری کرے نماز کی پابندی نہ  
 تو یہ کیسا تذکرہ ہے سعادت بات دیکھی ہے ہم نے لیکن سعادت کے ساتھ کرے  
 ساتھ کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم رسول اللہ کے اسوہ حسنہ پر عمل کریں  
 سیکھیں قرآن کیا کہتا ہے قرآن پڑھتے چلے جائیں ہر آدمی کو آٹھ سورتیں تو یاد  
 ہوتی ہوتی ہیں نماز کے لئے لیکن صاحب میرا خیال ہے بہت ہی کم لوگ  
 ایسے ہونگے جنہیں آٹھ سورتوں کا ترجمہ یاد ہو گا بہت تر یا ستر بار آدمی  
 الحمد شریف پڑھتا ہے اس لیکن پڑھتا ہے اور سلام پھیر لیتا ہے اس کو پتا ہی  
 نہیں اس نے کیا چیز پڑھی جب کہ وہ انگریزی پڑھتا ہے تو ایک ایک حرف کا ترجمہ  
 ہم پوری پوری ڈشنریاں یاد ہوتی ہیں کیا یہ قرآن کے ساتھ اللہ کی کتاب کے  
 ساتھ انصاف ہے جب آپ قرآن پاک کا ترجمہ یا د اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

کہ آپ کا نماز میں دل نہیں لگے گا اب ہر آدمی شکایت کرے گا کہ ہر کام میں  
 دل لگتا ہے بسن لگتا نہیں ہے تو نماز میں نہیں لگتا بس نیت باندھ لی بس  
 وسوسہ شروع اب ہمارے جو مقرر نہیں ہیں اب جو تہا اٹھا نہ والے لوگ جو ہیں  
 ان کی ایک مجبوری ہے بھی ہے جب اس قسم کی بات کرتے تو فوراً فتویٰ رکھا  
 اور کہتے ہیں یہ تو نماز ہے نہیں پڑھ سکتا نماز ضرور پڑھو لیکن نماز کی جو  
 حکمت ہے نماز کی جو اہمیت ہے اس وقت پوری ہو گی جب آپ نماز میں  
 پڑھنے والی صورتوں کا ترجمہ یاد کریں گے اب یہ کہنا کہ صاحب قرآن شریف  
 تو بڑا مشکل ہے اس کا ترجمہ کیسے یاد کریں بھئی کیسے مشکل ہے انگلش  
 آپ سیکھ لیتے ہیں اردو آپ سیکھ لیتے ہیں چار سورتوں کا ترجمہ کیسے نہیں  
 یاد ہو گا بھئی تو ضروری ہے آپ کو عمل کر رہے ہیں اب ہماری باتیں یہاں  
 بیٹھی ہیں کھا نا بناتی ہیں اب انہیں اس بات کا علم ہے کہ دھنیہ کتنا ڈالے گا  
 ملدی کتنی ڈالی جائے گا ایک توازن ہے ان کے ذہن میں ایک تصویر ہے ان کے  
 ذہن میں اگر وہ ترکیب ان کے ذہن سے نکل جائے گی تو سالن کبھی اچھا نہیں  
 بنے گا سالن کڑوا ہو جائے گا نمک زیادہ ڈال دیا تو کھا نہ کا ذائقہ ہی نہیں رہے  
 گا نمک بالکل ہی نہ ڈالیں کھا نا بالکل پھکا ہو جائے گا تو جب کھا نا بغیر ترکیب  
 کے توازن کے اور طغیر سمجھ کے صحیح نہیں پک سکتا تو نماز میں اگر آپ جو  
 کچھ پڑھتے ہیں آپ اس کو ترجمہ یاد نہیں ہو گا تو آپ کا ذہن کیسے لگے گا  
 کہ جو کام کریں پڑھ لیں اس کی اہمیت کو سمجھیں اس کی حکمت پر غور کریں  
 اس کو سمجھ کر کام کریں اس کی گہرائی میں جا کر غور و فکر کریں جب اللہ  
 تعالیٰ فرماتا ہے میں تفکروں... تعلموں... تقولوں... یعلموں یا اولیٰ لالباب... فبا الیٰ  
 تکذ... سارا قرآن اس بات کی دعوت دیتا ہے قرآن کے اندر تفکر پیدا ہو انسان کے  
 اندر گہرائی پیدا ہو انسان کی سوچ میں گہرائی پیدا ہو جو جو کچھ بند کر  
 رہا ہے اس کے لئے علم ہو نا چاہیے اب دیکھئے آپ کہتے ہیں اللہ واکبر... اللہ و  
 اکبر آپ نہ پڑھا تھ با ندرہ لئے نماز کے لئے اللہ و اکبر کا مطلب کیا ہے اللہ سب  
 سے بڑا ہے وہ تعلیمات ہیں کہ جو ہمیں منتقل ہوئی اللہ و اکبر اللہ سب سے  
 بڑا ہے انصاف فرمائیں جب آپ نہ پڑھتے بات کہتے دی کے اللہ سب سے بڑا ہے اور  
 اس کے لئے کہ بعد اللہ سب سے بڑا ہے تو اب کوئی اور خیال آجائے تو وہ چیز  
 جو خیال میں آئی وہ بڑی یا اللہ بڑا ہے جی... اللہ بڑا ہے... تو اللہ کیسے بڑا ہے  
 جب خیال کیسی کو آگیا تو بھئی آپ نہ اللہ کو بڑا کہتا اور اب خیال آگیا آپ کے  
 بچے کا تو اسکول میں پتا نہیں اس کو پانی ملا ہو گا یا نہیں اب بتائیے وہ بچہ  
 بڑا ہوا یا نہ بڑا ہو... تو اب اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ آپ کہتے رہے ہیں  
 چو نکہ اس کا جو معنی ہے اس کا جو مفہوم ہے وہ آپ کے ذہن میں نہیں ہے  
 اس میں کوئی آدمی دانستان اس لئے نہ دانستان طور پر تو غلطی ہو جاتی ہے  
 یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ سے بڑا بھی کوئی ہے لیکن نہ دانستان اس لئے وہ  
 کہتے رہا ہے کہ اس نے کبھی غور ہی نہیں کیا اللہ و اکبر پر آپ ہاتھ باند لیتے  
 ہیں ہاتھ باندھنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم ایسی ہستی کے سامنے کوئی

ہستی یعنی ہم نہ اپنے آپ کو نظر انداز کر دیا اپنی نفی کر دی اپنے آپ کو سلنڈر کر دیا اللہ و اکبر بھئی اللہ بڑا ہے ہاں تھ باند غلام تو اللہ و اکبر کہہ کر خود کو ہاتھ با ندھا غلام قرار دے دیا یہی ہونا نا کچھ اور ہوا تو غلامی کا اپنا ذکر ہے اور خیال کا اپنا تو اسکا مطلب یہ ہوا کہ آپ جو کچھ کر رہے ہیں وہ صرف ہولیا ء اللہ کی جو تعلیمات ہیں ، اولیا ء اللہ کی جو طرز فکر ہیں ، اولیا ء اللہ کی جو تعلیمات ہیں اس میںنا فقط نہیں ہے بس جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ ہے وہ کیوں ہے وہ اس لئے ہے کہ انہوں نے وہ علوم سیکھے لئے ہیں جن علوم کی بنیاد پر جب کوئی بندہ ہاتھ کتا ہے تو خود بخود ہاتھ اٹھتا ہے اور جب کسی اور ولی سے کہیں تو وہ کہتا ہے تو اب اس کے سامنے دنیا کی ہر چیز چھپ جاتی ہے پھر وہ کہتا ہے الحمد للہ... سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے... جب وہ الحمد للہ... پڑھتا ہے چونکہ وہ علوم سیکھتا ہے ہر یکسے تو اس کی نظر کھلتی ہے وہ یہ دیکھتا ہے کہ ہماری اس دنیا کی طرح لاکھوں کروڑوں دنیا ہیں لا کھوں کروڑوں عالمین ہیں اور اس کا رب ہے اور جب وہ عالمین کا مشا دے کر آگے اور تو خیال کے حصے آتا ہے تو خیال آنے کا مطلب یہی ہے کہ ہم جمع خرچ کر رہے ہیں جسے ہمارا شامل نہیں کرتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قلو... یہ کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولما... ان کے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا اس کا مطلب ہے مسلمان ہونا الگ بات ہے دل ایمان داخل ہونا یہ الگ بات ہے تو دل میں ایمان داخل ہو گا جب آپ کے اندر یقین ہو گا یقین کے بغیر ایمان داخل نہیں ہو گا اب آپ یہ بتائیں آدمی جب گناہ کرتا ہے تو اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس کوئی نہ دیکھے دروازہ بن کر لے گا ایہ کر لے گا وہ کر لے گا لیکن اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے لیکن اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ گناہ آگے جب ہوتا ہے جب اس کو یقین ہوتا ہے مجھے کوئی دیکھ نہیں رہا یہی صورت ہے نہ زبان سے یہ کہتے ہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے کہ جب اللہ دیکھ رہا ہے تو آپ گناہ کیسے کر رہے ہینتو اس کا مطلب ہے زبان سے تو ہم کہہ رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے لیکن کبھی ہمارے یقین میں یہ بات نہیں کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے حضور قلندر بابا اولیا ء نے ایک واقعہ سنا یا ایک پیر صاحب تھے ایک صاحب تھے ایک مرید سے بہت پیار کرتے تھے دو سرے سے ذرا کم محبت تھی لیکن جس سے وہ کم محبت کرتے تھے اس کو یہ شکایت تھی کہ خدمت تو میں کرتا ہوں اور محبت اس سے کرتے ہیں وہ اکثر کہتے بھی دے دیتا تھا کہ سرکار ایک دن انہوں نے سوچا کہ بھئی اس کو ذرا سمجھا دیں انہوں نے ایک مرغیا منگوایا اور جس کو شکوہ تھا پیرومرشد سے اس کو دیا ور کہا کہ اس کو لیجا اور ایسی جگہ ذبح کر کے لے آؤ تو وہ گیا اور جہاں کوئی نہیں ادھر ادھر کو نہ میں دیکھا اور جلدی سے ذبح کر کے لے آیا اور لا کے دے دیا اب انہوں نے کہا اس کو بھی بلا آؤ وہ کہتا ہے تو وہ اس کی ڈندیاں پڑی تو وہ دو سرے مرید صاحب کے یہاں گئی اس کو بھی مرغیا دیا کہ بھئی یہ مرغیا لیجاؤ اس کو ذبح کر کے لے آؤ لیکن خیال رکھنا کوئی دیکھئے



نہیں وہ جناب صبح کا گیا گیا شام ہو گئی رات ہو گئی بند واپس نہیں آیا اس  
 مرید نہ کہہ کر مرغا ذبح کر کے لے آئے صاحب دو منٹ کا کام تھا پتا نہیں کہہ کر  
 گا تو انہوں نے نہ کہہ آئے تو دو اسد بھئی کیا ہوا اگلے دن صبح کو وہ صاحب آئے اور  
 بغل میں مرغا موجود تھا تو پیر صاحب نے کہہ بڑے عجیب آدمی وہ سارا دن کاٹ  
 دیا اور ساری رات لگا دی اتنا سا کام تھا وہ نہیں کر کے لا ئے تو اس نے کہا تھ جوڑ  
 کر کہہ سر کا ر آپ نے فرمایا تھا ایسی جگہ ذبح کرنا جہاں کوئی نہ دیکھتا ہو  
 تو کہہ لگے تھے کوئی ایسی جگہ نہیں ملی تو کہہ لگے حضور گلا پر رکھی تو  
 میں نے یہ دیکھا کہ اللہ دیکھ رہا ہے تو آپ نے یہ فرمایا جہاں کوئی نہ دیکھتا  
 وہاں ذبح کرنا تو مجھے تو اسی جگہ نظر نہیں آئی تو اس لیے میں مرغا واپس  
 یہ حال ہے اور مرغا جلدی سے ذبح کر کے لے آئیں اولیاء اللہ کی تعلیمات میں  
 ایک انسان کے اندر یقین بھی کامل اس وقت ہوتا ہے جب وہ مشاہدہ ہماری  
 صورت یہ ہے ہم مسلمان ہیں الحمد للہ مسلمانوں کی یہ بڑی سعادت ہے  
 رسول اللہ کی امت یہ بھی بہت بڑی سعادت ہے بہت بڑا شرف ہے تو  
 ہمارا آدھا کام تو ہو گیا آدھا کام یہ باقی ہے کہ ہمارے اندر یقین ہو گیا ہے  
 اور یقین کی صورت یہ ہے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں اس کے بارے میں یہ سو  
 چیں کہ ہم صحیح کر رہے ہیں یا ہم غلط کر رہے ہیں جب یہ سوچ اور یہ تفکر  
 ہمارے اندر پیدا ہو جائے گا انشاء اللہ ہم ایمان کی دولت سے بھی مالا مال ہو جا  
 ئیں گے اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی اور ناصر ہو اور اولیاء اللہ کے نقش و قدم  
 پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے رسول اللہ کی طرز فکر عطا فرمائے اللہ  
 تعالیٰ ہمیں جس طرح دنیاوی علوم سیکھنے میں جدوجہد اور کوشش کرتے  
 ہیں روحانی علوم سیکھنے میں بھی ہمیں جدوجہد اور کوشش کرنے کی توفیق  
 عطا فرمائے آمین ثم آمین

\*\*\*\*\*